AEGN No. L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء
عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

روزنامہ ربوہ ۱۳

یوم پنجشنبہ

۲۰ جمادی الاول ۱۳۷۵ھ

الفضل

فی پرچہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۵ صلح ۱۳۳۵ ہش - ۵ جنوری ۱۹۵۶ء | نمبر ۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۴ جنوری - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔

طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

- اخبار احمدیہ -

ربوہ ۴ جنوری - حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت کل کی نسبت بہتر ہے۔ رات اعصابی بے چینی اور سانس کی تکلیف میں کمی رہی۔ احباب دعائے صحت جاری رکھیں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو کل سارا دن درد اور گھبراہٹ کی شدت رہی۔ رات ٹیکہ کے اثر کے ماتحت سکون رہا لیکن آج صبح سے پھر درد نے شدت اختیار کر لی جس کی وجہ سے دوبارہ سکون پیدا کرنے کا ٹیکہ کرنا پڑا۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

فرانس کے عام انتخابات میں کسی پارٹی کو نمایاں اکثریت حاصل نہیں ہوئی

ملک میں شدید سیاسی بحران - مغربی ملکوں کے سیاسی حلقوں کی طرف سے مایوسی کا اظہار

پیرس ۴ جنوری - فرانسیسی پارلیمنٹ کے عام انتخابات کے بعد فرانس کو شدید سیاسی بحران کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ کیونکہ ان انتخابات میں بھی کسی سیاسی پارٹی کو نمایاں اکثریت حاصل نہیں ہو سکی ہے۔ ۵۹۴ نشستوں میں سے ابھی تک غیر سرکاری طور پر ۵۷۸ نشستوں کے نتائج کا پتہ چلا ہے۔ ان نتائج کی رو سے موسیو فور کی مخلوط حکومت کو ۹۹ نشستیں اور مسٹر مانڈیز فرانس کی ریڈیکل سوشلسٹ پارٹی کو ۱۷۳ نشستیں ملی ہیں۔

علاوہ ازیں کمیونسٹ پارٹی اور ان کی ساتھی پارٹیوں نے ۱۵۰ اور چھوٹے دوکانداروں کی پارٹی نے ۵۱ نشستیں حاصل کی ہیں۔ باقی دوسری پارٹیوں کے حصہ میں صرف پانچ نشستیں آئی ہیں۔ نئی پارلیمنٹ کا پہلا اجلاس ۱۹ جنوری کو ہوگا۔ اور غالباً حکومت آئندہ ماہ کی پہلی تاریخ کو قائم کی جائے گی۔

فرانس کے سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ مستحکم حکومت بنانے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ اور وہ یہ کہ موسیو فور اور مانڈیز فرانس کی پارٹیاں آپس میں اتحاد کر لیں۔ ادھر کمیونسٹوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ سوشلسٹوں اور بائیں بازو کے دوسرے عناصر کے ساتھ اتحاد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مغربی ممالک کے سیاسی حلقوں نے انتخابات کے نتائج پر سخت مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ان انتخابات کے بعد بھی فرانس میں کوئی مستحکم حکومت نہ بن سکے گی۔ اور ملک کو آئے دن سیاسی بحران کا سامنا رہے گا۔ مغربی جرمنی کے سیاسی حلقوں نے کہا ہے کہ فرانس کے انتخابات آزاد دنیا کے لئے ایک تنبیہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ استحکام کے لئے مختلف عناصر میں باہمی اتحاد نہایت ضروری ہے۔ روس اور اس کے ساتھی ملکوں نے کمیونسٹ پارٹی کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ کل رات ماسکو ریڈیو نے ان نتائج پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ نتائج اس بات پر گواہ ہیں کہ مغربی ملکوں کے

انڈونیشیا میں عام انتخابات کے نتائج میں مزید تاخیر

جاکرتہ ۴ جنوری - انڈونیشیا میں سماٹرا کے ۲۱ مقامات پر دوبارہ انتخاب کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اندازہ ہے۔ عام انتخابات کے نتائج فروری یا مارچ سے پہلے معلوم نہیں ہو سکتے۔ اب تک ۱۵ حلقوں میں سے صرف چھ میں گنتی مکمل ہوئی ہے۔ حالانکہ آخری نتائج کے لئے ۲۰ دسمبر کی تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ تاخیر کی وجہ ناتجربہ کاری اور کمی مواصلات بیان کی گئی

عراق کے ایوان نائبین نے نوری السعید کی حکومت کے

حق میں اعتماد کی ایک اور قرارداد منظور کر دی

بغداد ۴ جنوری - عراق میں نوری السعید کی کابینہ کو اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے میں ایک اور کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ کل ایوان نائبین نے کثرت رائے سے ایک قرارداد منظور کی۔ جس میں نوری السعید کی حکومت پر کامل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ اس قرارداد کے حق میں ۹۱ اور مخالفت میں صرف دس ووٹ آئے۔ یاد رہے ایوان نائبین معاہدہ بغداد کے سلسلہ میں اس سے قبل بھی حکومت کی خارجہ پالیسی پر اعتماد کا اظہار کر چکا ہے۔

چین کو جنگی سامان فراہم کرنے کا مسئلہ

لنڈن ۴ جنوری - خیال ہے برطانوی وزیر اعظم سر انتھونی ایڈن جب صدر آئزن ہاور سے ملاقات کے لئے امریکہ جائیں گے۔ تو ان سے دیگر امور کے علاوہ چین کو جنگی سامان بھیجنے پر پابندیوں کے بارے میں بھی بات چیت کریں گے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس امر پر زور دیں گے۔ کہ ان پابندیوں پر نظر ثانی کی جائے۔

مو عوام نو آبادیاتی نظام اور دفاعی تنظیموں سے دن بدن بیزار ہوتے جا رہے ہیں۔ مشرقی برلن ریڈیو اور وارسا ریڈیو نے بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے

پنڈت نہرو کی طرف سے کشمیر اور گوا کے متعلق روسی لیڈروں کے

— بیانات کا خیر مقدم —

آگرہ ۴ جنوری - پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا کہ ہندوستان کشمیر اور گوا کے متعلق روسی لیڈروں کے بیانات کا خیر مقدم کرتا ہے۔ بھارتی وزیر اعظم نے کل یہاں ایک جلسۂ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا مارشل بلگانن اور مسٹر خروشچیف نے حالیہ دورہ ہندوستان کے وقت یہ بیانات پورے غور و فکر کے بعد بھارت کی طرف سے کسی قسم کے دباؤ کے بغیر دیئے تھے۔ یہ بیانات بہت اچھے ہیں۔ اور ہمیں ان سے خوشی ہوئی ہے۔ مسٹر نہرو نے مزید کہا کہ یہ کہنا غلط ہے کہ یہ بیان ہندوستان میں مجھے یا کسی اور کو پسند نہیں آئے۔ ہم ان بیانات کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ ہندوستان کے موقف کے عین مطابق ہیں۔ دوران تقریر میں پنڈت نہرو نے اس خواہش کا اظہار کیا۔ کہ ہندوستان گوا کے مسئلہ کو پر امن طریقہ سے حل کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا گوا ہر لحاظ سے ہندوستان کا ایک حصہ ہے۔ پرتگال جتنی جلدی وہاں سے اپنا قبضہ اٹھا لے گا۔ اس کے لئے اسی قدر بہتر ہوگا۔

ربوہ کا موسم

ربوہ ۴ جنوری - تین دن تک مطلع ابر آلود رہنے اور ہلکی بارش ہونے کے بعد آج صبح مطلع صاف ہو گیا۔ اور دھوپ نکل آئی۔

طلوع سحر اور غروب آفتاب

لاہور ۴ جنوری - آج سورج ۷ بجکر ۱۲ منٹ پر طلوع ہوا۔ اور شام کو ۵ بجکر ۱۴ منٹ پر غروب ہوگا۔ آج صبح مطلع ابر آلود تھا۔ اور کہر کی دبیز تہہ چھائی ہوئی تھی۔ محکمہ موسمیات لاہور کی اطلاع کے مطابق مطلع آج بھی ابر آلود رہے گا۔ اور مغربی پاکستان کے شمالی علاقوں میں بارش ہوگی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے - ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ رجنوری ۵۶ء

تقویٰ کے بغیر دنیا کی نجات مشکل ہے

جنیوا میں چار بڑے ملکوں کے وزراء خارجہ کی بات چیت میں ناکامی پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا عبد الماجد صاحب دریا بادی ہفت روزہ صدق جدید لکھنؤ کی اشاعت مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۵۵ء میں تحریر فرماتے ہیں :-

"یعنی تین ہفتوں کی کوشش کے باوجود ان بڑوں کا اتفاق صرف اعلان نا اتفاقی پر ہو سکا۔ اور کوئی اور عقدہ تو کیا کھلتا۔ کھلا تو صرف یہ کہ کھلنے کی ساری راہیں بند! "معلوم شد کہ ہیچ معلوم نہ شد" کے فلسفہ کی سیاسی تعبیر۔ ان بڑوں کی بڑائی۔ دینی۔ اخلاقی۔ اقتصادی۔ اصلاحی مسائل میں نہیں۔ عین ان سیاسی مسائل میں جن میں انہیں ماہر خصوصی سمجھا جاتا ہے۔ اور جو قومیں دنیوی اور مادی حیثیت سے بھی اتنی درماندہ ہیں کیا شامت ہے کہ آپ دینی۔ اعتقادی۔ روحانی اعتبار سے بھی انہیں امام و پیشوا ماننے کو آمادہ ہوئے جاتے ہیں۔" (صدق جدید لکھنؤ ۱۶ دسمبر ۵۵ء)

بڑی طاقتوں کے مابین جو پرخاش ہے۔ اس کی وجوہات پر غور کیا جائے۔ تو نمایاں چیز جو نظر آتی ہے۔ وہ باہم بد اعتمادی ہے۔ امریکہ اور روس دونوں کے دلوں میں یہ خطرہ ہے۔ کہ اگر اس نے اپنی کمزوری دکھائی۔ تو دوسری قوم اس کو ملیا میٹ کر دیگی۔ جب تک باہم یہ بد اعتمادی رہے گی۔ ایسی کانفرنسیں ضرور ناکام ہوتی چلی جائیں گی۔ ان سے اختلافی مسائل نہ صرف یہ کہ حل نہیں ہونگے۔ بلکہ مزید الجھنیں پیدا ہوتی جائیں گی۔

سوال یہ ہے۔ کہ ان قوموں کی یہ باہمی بد اعتمادی کسی طرح دور بھی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ انسانی تاریخ بتاتی ہے۔ کہ انسانوں میں باہمی بے اعتمادی شروع ہی سے چلی آئی ہے۔ اور اگر کسی وقت یہ کم ہوئی ہے۔ تو صرف حقیقی مذہبی جذبہ کے ماتحت ہی ہوئی ہے۔

موجودہ دور میں مذہب کو بالکل نظر انداز کر کے صرف دنیوی دانشمندی پر بھروسہ کر لیا گیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ یہ بڑی قومیں سیاسی مسائل میں بھی باہم متفق نہیں ہو سکتیں۔ مسائل زندگی حل کرنے کے لئے بے شک عقل نہایت مفید چیز ہے۔ لیکن یہ عالمگیر چیز نہیں۔ بلکہ محدود ہے۔ عقل صرف ایک حد تک انسان کی رہنمائی کر سکتی ہے۔ اور ہر فرد کی عقل اس کے محدود حالات میں عمل پیرا ہوتی ہے۔ اور صرف اپنے نفع و نقصان ہی کو کسی حد تک دیکھ سکتی ہے۔ قومی سطح پر بھی جو لوگ رہنما بنتے ہیں صرف اپنی قوم کے نفع و نقصان تک ہی سوچ سکتے ہیں۔ اور یہ بھی اسی صورت میں جب ان کی ذاتی خواہشات کام نہ کر رہی ہوں۔ اور وہ ذاتی نفع و نقصان یا پارٹی بازی سے بلند ہوں۔ اور ایسا اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب ان میں اخلاقی جذبہ بیدار ہو۔ ورنہ ہر انسان کی عقل تو اسے اپنے ذاتی نفع و نقصان کی طرف ہی راغب کرتی ہے۔

اسی سے ظاہر ہے۔ کہ عالمگیر سطح پر انسانی بہبودی کا خیال اخلاق کا نہایت بلند معیار چاہتا ہے۔ اور یہ ممکن نہیں۔ جب تک نہ صرف تمام انسانیت کے نقطۂ نظر سے غور کیا جائے۔ بلکہ جب تک زندگی کے ہر پہلو کو زیر نظر نہ رکھا جائے۔ دوسرے لفظوں میں جب تک انسان میں وہ جذبہ ارتقاء پذیر نہ ہو۔ جس کو تقویٰ کہتے ہیں۔ اس وقت تک ہمارا فکر و غور عالمگیر سطح پر نہیں پہنچ سکتا۔

اس وقت اگر امریکہ اور روس گرم جنگ کا آغاز نہیں کر رہے۔ تو اس کی ظاہر وجہ ایٹمی ہتھیاروں کا خوف ہے۔ دونوں اپنی اپنی تباہی سے ڈرتے ہیں۔ یہاں تک تو عقل ان کی رہنمائی کر رہی ہے۔ لیکن کوئی لمحہ ایسا بھی آ سکتا ہے۔ کہ دونوں میں سے ایک یہ تصور کر لے۔ کہ وہ اگر حزم و احتیاط سے کام لے تو اپنے دشمن کو مٹا سکتا ہے۔ بغیر اس کے کہ اسے خود کوئی گزند پہنچے۔ یہاں عقل اس کی رہنمائی غلط کر سکتی ہے۔ اور وہ اس لمحہ کا ایسا استعمال کر سکتا ہے۔ کہ نہ صرف دشمن تباہ ہو۔ نہ صرف خود بھی تباہ ہو جائے۔ بلکہ تمام دنیا کو تباہ کر دے۔ یہ لمحہ ہے جہاں صرف تقویٰ ہی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔ جو ایمان باللہ اور ایمان بالمعاد کے بغیر ناممکن ہے۔

آج یہ لوگ اپنی دانشمندی کے غبار میں اتنے گھرے ہوئے ہیں۔ کہ وہ یہ بات بھی شاید سننے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن یہ وقت ایسا ضرور ہے۔ کہ ان کے مادی نقطۂ نظر پر کاری ضرب لگائی جا سکتی ہے۔ اور انہیں راہِ راست کی طرف کامیابی کے ساتھ توجہ دلائی جا سکتی ہے۔

سوال یہ ہے۔ کہ ایسا کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ اس کا سیدھا جواب یہ ہے۔ کہ ان ذرائع سے کام لیا جائے۔ جو آوازِ حق پہنچانے کے لئے اس وقت موجود ہیں۔ اگر وہ لوگ جو ایمان باللہ اور ایمان بالمعاد کو دنیا کی نجات کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر تبلیغ کے لئے نکل کھڑے ہوں۔ تو یقیناً دنیا اس تباہی سے بچ سکتی ہے جس تباہی کا خطرہ دانشمندوں کی دانش کی وجہ سے اسے لگ رہا ہے۔

هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ۔ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ (سورہ صف)

ترجمہ :- کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں عذاب الیم سے بچا سکتی ہے۔ تو سنو۔ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور نہ صرف ایمان لاؤ۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے راستہ پر اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرو۔ اگر تم سمجھو۔ تو تمہارے لئے یہی بات اچھی ہے۔

آج دنیا اموال و انفس کی قربانیاں چاہتی ہے۔ محض دانشمندوں کی ناکامیوں پر کچھ کہہ کے رہ جانا کافی نہیں ہے۔ بلکہ اس وقت اللہ تعالیٰ کی راہ میں عملی جہاد کی سخت ضرورت ہے۔ ورنہ محض دنیوی دانشمندی جو تباہی لائے گی۔ اس کی ذمہ داری ان پر اور بھی زیادہ عائد ہوگی۔ جن کے پاس وہ بیاض موجود ہے۔ جس میں عذاب الیم سے بچنے کا نسخہ لکھا ہے۔ اور وہ اسی کو جانتے ہیں اور سمجھتے ہیں۔

غیر ممالک اور غیر مسلموں میں واحد ذریعہ تبلیغ

رسالہ ریویو آف ریلیجنز اور حضور کی طرف سے عطیہ

برادران کرام - رسالہ ریویو آف ریلیجنز جماعت احمدیہ کا واحد انگریزی ماہنامہ ہے۔ جو مرکز سے شائع ہوتا ہے۔ یہ رسالہ بفضلہ تعالیٰ بیرونی ممالک میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی اہم خدمات کو بجا لا رہا ہے۔ آسٹریلیا اور فلپائن میں سب سے پہلی بیعت کا موجب بھی یہی رسالہ ہے۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۲۷ دسمبر کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ کہ "میں یورپ میں جہاں جہاں بھی گیا۔ اپنے ملنے والوں کو ریویو کا مداح پایا۔" اسی موقعہ پر حضور نے احباب جماعت کو ریویو کی توسیع اشاعت کے متعلق توجہ دلاتے ہوئے یاد کروایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے زمانے کی جماعت کے لحاظ سے اس کے کم سے کم دس ہزار خریدار ہونے کی خواہش ظاہر فرمائی تھی۔ لیکن افسوس ہے کہ ابھی تک جماعت نے حضور کی اس مبارک خواہش کو پورا کرنے کی طرف توجہ نہیں دی۔ آج جبکہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری جماعت لاکھوں کی تعداد تک پہنچ چکی ہے۔ اس کے لئے کم از کم اس تعداد کو پورا کر دینا تو کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ حضور نے اسی موقعہ پر اپنی طرف سے ریویو کی پچاس سے سو تک کی خریداری کا اعلان فرما کر اس کی اعانت فرمائی۔

برادران کرام! حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد اور عملی نمونہ کے بعد اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ریویو آف ریلیجنز واقعی مفید کام کر رہا ہے۔ اور اس کی توسیع اشاعت کی سخت ضرورت ہے۔ تو پھر آپ غور فرمائیں۔ کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس نیک خواہش کو پورا کرنے کے کام میں اب تک کیا حصہ لیا ہے؟ تاکہ ریویو کی خریداری جلد سے جلد دس ہزار تک پہنچ جائے۔ اور یہ غیر ممالک میں اسلام و احمدیت کی زیادہ سے زیادہ خدمات کو سر انجام دے سکے۔

احباب کرام اگر آپ فوری طور پر اس کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ دیں گے۔ تو دفتر بھی اس رسالہ کو بلحاظ کاغذ و پرنٹنگ کم، انشاء اللہ بہتر سے بہتر طور پر شائع کرنے کی کوشش کرے گا۔ خاکسار ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز (انگریزی ربوہ)

اعلان

خاکسار دو بزرگان سلسلہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ و حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی شائع کرنا چاہتا ہے۔ امید ہے۔ احباب تعاون فرمائیں گے۔ اور جو کچھ معلومات ان کے پاس ہوں۔ تحریر فرمائیں گے۔ (خاکسار ملک صلاح الدین دار المسیح قادیان)

گمشدہ نقدی :- جلسہ سالانہ کے ایام میں خاکسار کی جیب سے اکاون روپے (پانچ نوٹ دس دس کے اور ایک نوٹ ایک روپیہ کا) کہیں گر گئے ہیں۔ اگر کسی دوست کو ملے ہوں۔ تو خاکسار کو مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں :- عبد المالک معرفت ملک محمد رفیق صاحب خلف دار الرحمت ربوہ (مبارک احمد)

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایمان افروز تقریر

آؤ ہم ملکر دعائیں کریں کہ ہمارا غالب خدا پھر پہلے کی طرح دنیا میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم فرما دے

الفضل۔ مصباح اور فرقان کی توسیع اشاعت کی تحریک۔ نظارت زراعت کے قیام کا اعلان۔ سوز و گداز سے معمور اختتامی دعا

مورخہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۵ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے باوجود ملالتِ طبع کے جلسہ سالانہ میں نہایت پر معارف علمی تقریر فرمائی۔ جو "سیر روحانی" کے مضمون کے بقیہ حصہ پر مشتمل تھی۔ یہ تقریر انشاء اللہ تعالیٰ کتابی صورت میں شائع ہو کر احباب تک پہنچ جائیگی لیکن تقریر کے آغاز میں حضور نے جو بعض دیگر ضروری امور بیان فرمائے تھے۔ ان کا خلاصہ اپنے الفاظ میں ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے۔

حضور نے انتظامات جلسہ کے سلسلہ میں بعض ضروری ہدایات دینے کے بعد فرمایا۔ اب میں اپنی کل کی تقریر کے سلسلہ میں بعض باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جو بیان ہونے سے رہ گئی تھیں۔

"الفضل" کی توسیع اشاعت کی تحریک

سب سے پہلے میں الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے دوستوں کو تحریک کرتا ہوں الفضل سلسلہ کا ایک اہم آرگن ہے۔ جو دوستوں کا مرکز کے ساتھ تعلق قائم رکھتا ہے۔ جیسا کہ میں نے کل کہا تھا۔ اول تو دوستوں کو خود کثرت کے ساتھ اور بار بار ربوہ آنا چاہیئے۔ لیکن اگر وہ نہ آسکیں تو پھر الفضل ہی ایک ایسا ذریعہ رہ جاتا ہے جس سے وہ مرکز کے ساتھ اپنا تعلق اور رابطہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ اور اگر الفضل بھی وہ نہ خریدیں۔ تو پھر مرکز سے وہ بالکل علیحدہ اور بے تعلق ہو جاتے ہیں۔ پس دوست الفضل کی اشاعت بڑھانے کی خصوصیت کے ساتھ کوشش کریں۔ خود بھی خریدیں اور دوسروں کو بھی اسکے خریدنے کی تحریک کریں۔

رسالہ مصباح اور فرقان

پھر عورتوں کا رسالہ مصباح ہے۔ ہماری عورتوں کو کثرت کے ساتھ اس کا خریدار بننا چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں اگر عورتیں بیدار ہوں۔ اور اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ تو اس کی اشاعت بیس پچیس ہزار ضرور ہونی چاہیئے

پھر رسالہ فرقان ہے جو انصار اللہ کا آرگن ہے۔ انصار اللہ کے معنے ہیں اللہ تعالےٰ کی خاطر اس کے دین کی مدد کرنے والے۔ لیکن اگر انصار اللہ اپنے رسالہ کی بھی مدد نہیں کرتے۔ تو انہوں نے اللہ تعالےٰ کے دین کی کیا خدمت کرنی ہے۔ میرے نزدیک فرقان جیسا علمی رسالہ ۳۰۔۴۰ ہزار بلکہ لاکھ تک چھپنا چاہیئے۔ اور اس کی بہت وسیع اشاعت ہونی چاہیئے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو اسکے معنے یہ ہیں کہ انصار اللہ کو اپنی ذمہ داری کا پورے طور پر احساس نہیں ہے۔

قرآن کریم کے آخری پارہ کی تفسیر اور کتاب "سیر روحانی"

پھر میں دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کرتا ہوں۔ کہ قرآن کریم کے آخری پارہ کی تفسیر چھپ رہی ہے۔ اسی طرح کتاب "سیر روحانی" کی دوسری جلد بھی لکھی جا رہی ہے۔ جس میں اس موضوع پر میرے ۳۔۴ لیکچر آجائیں گے قرآن کریم کے آخری پارہ کی تفسیر اور کتاب سیر روحانی میں بہت سے اہم اور قیمتی مضامین ہوں گے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ جب یہ کتابیں چھپ جائیں۔ تو وہ فوراً خرید لیں تاکہ وہ محروم نہ رہ جائیں۔ ورنہ جیسا کہ دوستوں کو تجربہ بھی ہے بعد میں ایسی کتابیں سو سو روپیہ خرچ کر کے بھی نہیں ملا کرتیں۔

ہندی اور گورمکھی میں قرآن کریم کے تراجم

ہندی اور گورمکھی زبان میں قرآن کریم کے ترجمے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا قادیان کی عزت کو برقرار رکھنے اور ہندوستان میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے بہت ضروری ہے۔ کہ ہم جلد سے جلد ہندی اور گورمکھی زبان میں قرآن مجید کے تراجم شائع کریں۔

میں کمپنی کو اس طرف توجہ دلاتے ہوئے کہتا ہوں کہ اس سے منافع حاصل کرنے کے خیال کو نظر انداز کرتے ہوئے فوراً تراجم شائع کرنے کا انتظام کرے۔ جب یہ تراجم شائع ہو جائیں گے۔ تو اللہ تعالےٰ آپ اس کی اشاعت کے سامان پیدا فرمادیگا۔ ہم نے یہ تراجم منافع کے لئے نہیں۔ بلکہ ثواب کے لئے اور اسلام کی اشاعت کی خاطر شائع کرنے ہیں۔

نظارت زراعت قائم کی جائیگی

حضور نے فرمایا۔ میں نے کل احمدی زمینداروں کو توجہ دلائی تھی۔ کہ وہ بیدار ہوں اور زیادہ سے زیادہ پیداوار بڑھانے کی کوشش کریں اس سلسلہ میں صدر انجمن احمدیہ کو چاہیئے کہ وہ ایک نظارت زراعت قائم کرے۔ جسکے تحت تمام زرعی علاقوں کا دورہ کر کے زمینداروں کی مناسب راہ نمائی کی جائے۔ کہ کس کس علاقہ میں کس کس چیز کی فصل ہونی چاہیئے۔ اور پیداوار بڑھانے کے لئے کونسے ذرائع استعمال کرنے چاہئیں

اسی طرح جہاں جہاں بڑی جماعتیں ہوں۔ وہاں زراعتی سوسائیٹیاں بنائی جائیں۔ تاکہ وہ باہمی مدد اور تعاون کے ساتھ کام کر سکیں۔ اگر ایسا ہو جائے۔ تو امید ہے کہ ہمارے زمینداروں کی معاشی اخلاقی اور دینی حالت پر اثر پڑیگا

سجدوں کا نگر

لہرائیں اذانیں مرے ربوہ کی سحر میں
کوہسار میں میدان میں دیوار میں در میں

جو نُور نکلتا ہے مؤذّن کے گلو سے
یہ نُور نہ مرّیخ نہ زُہرہ نہ قمر میں

اللہ رے یہ فجر کے قرآں کی حلاوت
شاید ہے حلاوت یہی جنّت کے ثمر میں

اِس خاک کا ہر ذرّہ ہے تنویر بآغوش
ہے لعل میں یہ تاب نہ یہ آب گُہر میں

مکّہ میں جو رحمت کا شجر بویا گیا ہے
اک شاخ ہے یہ بھی اسی رحمت کے شجر میں

ہیں اس کی نگہبان دعائے براہیم
ڈوبی ہوئی ہیں جو کہ ازل ہی سے اثر میں

ہے آنکھ اگر دیکھنے والی تو یہاں تُو
دیکھے گا مسیحا کو مسیحا کے پسر میں

تنویر جبیں رکھ دے تقاضا ہے فضا کا
قسمت سے تُو آپہنچا ہے سجدوں کے نگر میں

(مصباح جنوری ۱۹۵۶ء)

بڑا گہرا اثر پڑے گا۔ اور سلسلہ کی آمد بھی بڑھے گی۔

لڑکوں کی تعلیم کا انتظام

فرمایا۔ اسی طرح نظارت تعلیم کو چاہیئے کہ وہ جماعتوں میں اپنے انسپکٹر بھیجکر جائزہ لے کہ آیا ہر احمدی لڑکا پڑھ رہا ہے یا نہیں۔ جو احمدی اپنی اولاد کو نہ پڑھا رہا ہو اسے مجبور کیا جائے۔ کہ وہ ضرور پڑھائے۔ اگر ضرورت ہو تو کتابیں خرید کر دینے یا فیس کا انتظام بھی کیا جا سکتا ہے۔ میرے نزدیک اگر ایسا کیا جائے تو ہم دیہات میں پرائمری سکول قائم کرنے کے اخراجات سے بھی بچ جائیں گے۔ اور ایسے سکولوں کی نسبت کہیں زیادہ فائدہ حاصل کر لیں گے۔

اسلام ہمارا محتاج نہیں بلکہ ہم اسلام کے محتاج ہیں

"سیر روحانی" کے موضوع پر تقریر کرنے کے بعد حضور نے فرمایا۔ دوست اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اسلام ہمارا محتاج نہیں بلکہ ہم اسلام کے محتاج ہیں۔ اگر ہم سے اسلام کی کوئی خدمت ہوتی ہے۔ تو یہ سراسر خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ اس لئے ہم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ پہلے اپنے آپ کو سچا مسلمان بنائے اور پھر اسکے دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرے۔ لیکن دین کی خدمت کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ تم زیادہ سے زیادہ کماؤ اپنی ذات پر کم سے کم خرچ کرو۔ اور باقی اسکے دین کی راہ میں خرچ کرو۔

قادیان کا جلسہ سالانہ

فرمایا۔ قادیان میں جو لوگ مقامات مقدسہ کی حفاظت کے لئے بیٹھے ہیں۔ ان کا بھی حق ہے۔ کہ ان کے لئے بھی اور ہندوستان کے باقی احمدیوں کے لئے بھی خصوصیت کے ساتھ ہم دعائیں کریں۔ اور بار بار قادیان جا کر ان کے حوصلہ کو بڑھائیں۔ بیرونی ممالک کے احمدیوں کو بالخصوص قادیان والوں کی مدد کرنے اور ان کی مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ میرا خیال ہے کہ آئندہ قادیان کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں بدل دی جائیں۔ مثلاً ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کی بجائے ۲۴، ۲۵ کر دی جائیں۔ یا کوئی اور مناسب تبدیلی کی جائے۔ تا کہ دوست وہاں بھی شامل ہو سکیں۔ اور پھر یہاں کے جلسہ میں بھی آسکیں۔ یہ درست ہے کہ یہ تاریخیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقرر کی ہوئی ہیں۔ لیکن میرے نزدیک اگر جلسے کی کامیابی اور کام کو احسن طریق سے چلانے کی خاطر ایک مرتبہ تاریخیں بدل بھی دی جائیں۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود آج دنیا میں انتہائی مظلوم وجود ہے

آخر میں حضور نے فرمایا۔ اب میں دعا کرا دیتا ہوں۔ دوست بھی میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں۔ درحقیقت ہمارے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہے۔ سب کچھ ہمارے خدا کے ہی اختیار میں ہے۔ ہمارا کام صرف یہ ہے کہ ہم اپنے ٹوٹے پھوٹے ہاتھ پاؤں کو متواتر ہلاتے چلے جائیں۔ اور اپنے انتہائی محدود ذرائع کو استعمال کرتے چلے جائیں۔ اور اپنے خدا پر کامل توکل رکھیں۔ کہ وہ اپنے رسول حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہماری مدد کرے گا۔ آج رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کے انتہائی مظلوم وجود ہیں۔ آؤ ہم ملکر دعا کریں۔ کہ اے ہمارے غالب خدا تو پھر پہلے زمانہ کی طرح دنیا میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم کر اور اسکے دین کو غلبہ عطا فرما کہ سب کچھ تیرے ہی ہاتھ میں ہے آمین یا رب العالمین

سوز و گداز سے معمور اختتامی دعا

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے لمبی اجتماعی دعا فرمائی۔ جبکہ جلسہ گاہ کی ساری فضا آہ و بکا اور سوز و گداز سے معمور تھی۔ بعد ازاں حضور نے جلسہ سالانہ کے اختتام کا اعلان فرمایا اور احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ اللہ اکبر۔

جلسہ سالانہ پر مختلف ممالک کے احباب کی طرف سے

السلام علیکم اور درخواست دعا کے پیغامات

مندرجہ ذیل احباب کے نام حضور کی تقریر مورخہ ۲۸/۱۲/۵۵ کے اختتام پر قبل دعا میں نے حضور کے حکم سے پڑھ کر جلسہ میں سنانے تھے۔ مگر حضور کی تقریر لمبی ہو جانے کی وجہ سے اس وقت حضور نے منع فرما دیا مگر سب کے لئے مجموعی دعا فرما دی۔ ۵۰ احباب نے بذریعہ تار حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے لئے اور جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا کرنے کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور تمام حاضرین جلسہ کی خدمت میں السلام علیکم کے پیغام دیئے تھے اور دعا کی درخواست کی تھی۔ احباب ان سب کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں:

خاکسار:- غلام محمد اختر ناظر اعلیٰ ربوہ

ممالک بیرون پاکستان کی تاریں

۱۔ مکرم صدیق شاہد صاحب فری ٹاؤن مغربی افریقہ
۲۔ " مولانا ابوبکر ایوب صاحب مبلغ ہالینڈ ہیگ
۳۔ " نور الحق صاحب انور کیمبرج
۴۔ " خلیل احمد صاحب ناصر واشنگٹن
۵۔ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب و میر محمود احمد صاحب } لنڈن
۶۔ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ و میر داؤد احمد صاحب } "
۷۔ مکرم محمد سعید صاحب انصاری بورنیو
۸۔ " جمیل احمد اکبر صاحب واشنگٹن
۹۔ " ڈاکٹر لال دین صاحب کمپالہ مشرقی افریقہ
۱۰۔ " ڈاکٹر عبد السلام صاحب کیمبرج
۱۱۔ مکرم آفتاب احمد خان صاحب لنڈن
۱۲۔ " شیخ مبارک احمد صاحب نیروبی
۱۳۔ بشریٰ بیگم صاحبہ و مرزا اسلم صاحب } ٹانگا افریقہ
۱۴۔ " احمد حسین صاحب روزہل ماریشس
۱۵۔ " امۃ الحفیظ صاحبہ واشنگٹن
۱۶۔ " حمید اختر و منور اختر پسران میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ } لنڈن
۱۷۔ " عبد الحمید صاحب پراچہ بلیک برن
۱۸۔ مکرم مولود احمد صاحب امام مسجد لنڈن لنڈن
۱۹۔ " جماعت احمدیہ پاڈانگ انڈونیشیا
۲۰۔ مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب رنگون
۲۱۔ " شیخ بشیر احمد صاحب امیر قافلہ قادیان سے تار دیتے ہیں۔
۲۲۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ اور شیخ بشیر احمد صاحب } قادیان
۲۳۔ " عبد الرحیم صاحب سوقیہ رلوہ بو ماریشس کے رہنے والے ہیں

اندرون پاکستان سے تاریں

۱۔ جناب حضرت اللہ پاشا صاحب کراچی
۲۔ " شیخ رحمت اللہ صاحب "
۳۔ " ڈاکٹر سعید صاحب جے پور (بھارت)
۴۔ " رشید احمد نذیر صاحب سوئی بلوچستان
۵۔ " ظفر اللہ خان صاحب نواب شاہ
۶۔ ایشو افریقن کمپنی کراچی
۷۔ یونیورسل کمپنی "
۸۔ " جناب سلطان احمد صاحب حافظ آباد
۹۔ " میجر اقبال صاحب خیر آباد
۱۰۔ " محمد بشیر صاحب انسپکٹر پورٹ آفس } کوہاٹ
۱۱۔ " مرزا عبد المنان صاحب کراچی
۱۲۔ " حمید اللہ صاحب "
۱۳۔ " محمد حفیظ اللہ صاحب لگڑی بالاکوٹ

(باقی دیکھیں صلا پر)

۲۲ اسلام زندہ باد احمدیت زندہ باد اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعروں کے درمیان جلسہ گاہ سے تشریف لے گئے اور اس طرح جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۱۹۵۵ء بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا الحمد للہ

(خورشید احمد)

بیداری کی علامت

خدا تعالےٰ کے موعود خلیفہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"اخبار ایک دلیل ہوتا ہے اس بات کی کہ قوم کے اندر کتنی بیداری ہے۔ اور کتنا اضطراب ہے۔ اور انقلاب کی کتنی خواہش ہے۔ اگر کوئی قوم اخباروں کی طرف توجہ نہیں کرتی تو یقیناً وہ اپنی ترقی کی پوری طرح خواہش نہیں رکھتی۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ پورے زور سے الفضل کو پھیلانے کی کوشش کرے۔"

(منیجر الفضل)

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء کی مختصر روئداد

"شانِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم" پر محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کی تقریر

جلسہ سالانہ کے تیسرے روز یعنی مورخہ ۲۸ دسمبر کو پہلا اجلاس صبح سوا نو بجے مکرم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ کی صدارت میں شروع ہوا تھا۔ تلاوت اور نظم کے بعد پہلے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے "قرآن مجید پر مستشرقین کے اعتراضات اور ان کے جواب" کے موضوع پر اور عالمی عدالت انصاف کے جج ہز ایکسی لنسی چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے "مغرب اور اسلام" کے موضوع پر تقاریر فرمائیں۔ ان ہر دو تقاریر کے خلاصے ۱۲ر جنوری ۵۵ء کے الفضل میں شائع ہو چکے ہیں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب بالقابہ کے بعد محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ نے "شانِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کے موضوع پر ایک نہایت ٹھوس۔ مدلل اور موثر تقریر فرمائی۔ جس کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

محترم قاضی محمد نذیر صاحب نے اپنی تقریر میں لغت اور محاورۂ عرب کی روشنی میں "خاتم النبیین" کے حقیقی معنی۔ مجازی معنی اور لازمی معنی بیان کئے۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں خاتم النبیین کی جو تشریح بیان فرمائی ہے۔ اس کو پیش کر کے بتایا۔ کہ اس زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حقیقی معنوں میں خاتم النبیین صرف جماعت احمدیہ ہی تسلیم کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے مسلک کے سوا خاتم النبیین کے اور جو معنی بھی کئے جاتے ہیں۔ وہ ان الفاظ کے حقیقی معنی نہیں بلکہ مجازی معنی ہیں۔

مقام ختم نبوت اور جماعتِ احمدیہ

تقریر کے آغاز میں آپ نے فرمایا۔ سرور کائنات۔ فخر موجودات۔ سید الانبیاء و امام الاتقیاء والاصفیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جو اوصاف قرآن نے بیان کئے ہیں۔ ان سب کا عنوان یا خلاصہ یہ ہے۔ کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تمام کمالات کو خاتم النبیین کے الفاظ میں بیان کر دیا گیا ہے۔ ان میں آپ کا جو مقام بیان کیا گیا ہے۔ وہ کسی نبی کو حاصل نہیں ہوا۔ یہ مقام ارفع آج تک نہ کسی انسان کو حاصل ہوا ہے۔ اور نہ آئندہ حاصل ہوگا۔ یہ وہ مقام ہے جسے ہم ختم نبوت کا مقام کہتے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کے نزدیک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرنا دین کی ضروریات میں سے ہے۔ یہی وجہ ہے۔ جماعت احمدیہ قرآن مجید کی آیات اور بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے الہامات کی روشنی میں جو خود قرآن کے تابع ہیں۔ سچے دل اور پوری بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین مانتی ہے۔ اور آپ کے مقام نبوت کی دل سے قائل ہے۔

تمہیدی امور

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرنے کے متعلق اسی تصریح کے بعد محترم قاضی صاحب نے فرمایا۔ خاتم النبیین کی تشریح بیان کرنے سے پہلے میں بعض باتیں تمہید کے طور پر پیش کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس ارفع و اعلیٰ مقام کو سمجھنے سے پہلے ان کا جاننا ضروری ہے۔ ان میں سے سب سے پہلی بات یہ ہے کہ الفاظ کے ایک لغوی معنے ہوتے ہیں جو خاص اس مفہوم کو ادا کرتے ہیں۔ جس کے لئے اولاً کوئی لفظ کسی زبان میں وضع کیا جاتا ہے۔ اسی لئے وہ اس کے ابتدائی اور حقیقی معنے کہلاتے ہیں۔ لیکن الفاظ معانی کے لحاظ سے دوسری شکل بھی اختیار کر لیتے ہیں۔ اور جب اس نئی شکل میں ان کا استعمال ہوتا ہے۔ تو وہ لغوی اور ابتدائی معنوں پر محمول نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ ان الفاظ کے مجازی معنی کہلاتے ہیں۔ مثلاً "شیر" ایک مخصوص درندے کا نام ہے۔ جو طاقت میں اپنا جواب نہیں رکھتا۔ اور یہی اس کے لغوی معنی ہیں۔ لیکن آگے چل کر یہ ایک نئی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اور ہم انسانوں کے لئے بھی اس کو استعمال کرنے لگتے ہیں۔ مثلاً ہم کہتے ہیں۔ اسلم تو شیر ہے۔ اس سے ہرگز یہ مراد نہیں ہوتی۔ کہ فی الواقعہ اسلم انسان نہیں۔ درندہ ہے۔ بلکہ مراد یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ بہت طاقتور اور بہادر ہے۔ یہ اس لفظ کے مجازی معنے ہیں۔ یہ امر مسلمہ حقیقت کا درجہ رکھتا ہے۔ کہ یہ دونوں معنی ایک ذات میں ایک ہی پہلو کے لحاظ سے جمع نہیں ہو سکتے۔ بالفاظ دیگر حقیقت لغویہ کے ساتھ مجاز لغوی کا جمع ہونا محال ہے۔ مجاز لغوی وہاں ہی مراد لیا جا سکتا ہے۔ جہاں حقیقت لغویہ متعذر اور محال ہو۔ حقیقی معنی اور مجازی معنی کے علاوہ ایک تیسرے معنی بھی ہوتے ہیں۔ یہ معنی لازمی معنی کہلاتے ہیں۔ یہ حقیقی معنی کے ساتھ جمع بھی ہو جاتے ہیں۔ اور جب حقیقی معنی کے ساتھ جمع ہو جائیں۔ تو پھر یہ حقیقی معنی کے لوازم کو ظاہر کرتے ہیں۔ جیسا کہ حاتم کی مثال ہے۔ جب ہم یہ لفظ کسی شخص کے لئے استعمال کریں۔ کہ فلاں شخص حاتم ہے۔ تو مجازاً مراد یہ ہوتی۔ کہ وہ بہت سخی ہے۔ لیکن جب ہم اس لفظ سے حاتم کی ذات مراد لیں۔ تو اس سے وہی شخص مراد ہو گا۔ جس کا نام فی الاصل حاتم تھا۔ یہ اس لفظ کا حقیقی معنوں میں استعمال ہوگا۔ لیکن اس معنی کے ساتھ ہی لازمی طور پر اس کی سخاوت کا تصور ذہن میں آجائے گا۔ ایسی صورت میں الفاظ کے لوازم ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔

اب ہم ان تین مختلف معانی کی روشنی میں خاتم النبیین کے الفاظ پر غور کرتے ہیں۔

خاتم النبیین کی تشریح اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں خاتم النبیین کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ جل شانہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔" (حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۹۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس عبارت میں خاتم النبیین کی جو تشریح بیان فرمائی ہے وہ اس کے لغوی اور حقیقی معنی ہیں۔ چنانچہ جب ہم خاتم النبیین کے لقب کی لغوی تحقیق کرتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ لفظ خاتَم کا مادہ اور مصدر عربی زبان میں لفظ ختم ہے۔ امام راغب اصفہانی علیہ الرحمۃ مفرداتِ راغب میں جو قرآن مجید کی لغت کی ایک یگانہ اور مستند کتاب ہے۔ لفظ ختم کے معنی یوں لکھتے ہیں:۔

"الختم والطبع یقال علیٰ وجہین مصدر ختمتُ وطبعتُ وھو تاثیر الشیء کنقش الخاتم والطابع والثانی الاثر الحاصل من النقش ویتجوز بذالک تارۃً فی الاستیثاق من الشیء والمنع منہ اعتباراً بما یحصل من المنع بالختم علی الکتب والابواب نحو ختم اللہ علیٰ قلوبھم وختم علیٰ سمعہ وقلبہ وتارۃً فی تحصیل اثرٍ عن شیءٍ اعتباراً بالنقش الحاصل وتارۃً یعتبر منہ بلوغ الاخر منہ قیل ختمت القرآن ای انتھیت الیٰ آخرہ۔"

ترجمہ:۔ ختم اور طبع کی دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت یہ ہے (جو حقیقی معنوں کی صورت ہے) کہ ان دونوں لفظوں کے معنی تاثیر الشیء (دوسری شے میں اپنے اثرات پیدا کرنا) ہیں جیسا کہ خاتم (مہر) کا نقش (دوسری شے میں اپنے نقش اور اثرات پیدا کرتا ہے) اور دوسری صورت (جو مجازی معنی ہیں) اس نقش کی تاثیر کا اثر حاصل ہے۔ اور یہ لفظ مجازاً کبھی تو کتابوں اور دروازوں پر مہر لگنے کے لحاظ سے شیء کی بندش اور روک کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے ختم اللہ علیٰ قلوبھم وختم علیٰ سمعہ وقلبہ اور کبھی اس کے مجازی معنی نقش حاصل کے لحاظ سے کسی شئے کا دوسری شے سے تحصیل اثر ہوتے ہیں۔ اور کبھی اس کے مجازی معنی آخر کو پہنچنا ہوتے ہیں۔ اور انہی معنوں میں ختمتُ القرآن کہا گیا ہے۔ کہ میں تلاوتِ قرآن میں اس کے آخر تک پہنچ گیا۔ یعنی میں نے قرآن مجید ختم کر لیا۔

امام راغبؒ کے بیان کا ماحصل

امام راغب علیہ الرحمۃ کے اس بیان سے ظاہر ہے۔ کہ ختم اور طبع بلحاظ لغتِ عربی ہم معنی مصدر ہیں۔ اور دونوں کے حقیقی معنی مہر کے نقش کی تاثیر کی طرح تاثیرِ شیء ہیں۔ یعنی ایک شے کا اپنے اثرات دوسری شے میں پیدا کرنا سو گویا مہر کے نقوش کی تاثیر ختم کی تاثیر کی ایک مثال ہے۔ پس مہر یا خاتم کے حقیقی معنی یہ ہیں۔ کہ وہ نقوش جو اس کے اندر موجود ہیں۔ وہی نقوش دوسری شیء میں پیدا کرتی ہے۔ اس کے علاوہ ختم مصدر اور اس کے مشتقات کے جتنے معنی ہیں۔ وہ سب مجازی معنی ہیں۔ ایک مجازی معنی بند کرنا اور روکنا ہیں۔ دوسرے مجازی معنی کسی شے کی تاثیر کا اثرِ حاصل ہیں۔ تیسرے مجازی معنی آخر کو پہنچنا ہیں۔

خاتم النبیین کے حقیقی معنی

یہ واضح ہو جانے کے بعد کہ ختم کے لغوی اور حقیقی معنی تاثیر شے یعنی ایک شے کا اپنے اثرات دوسری شے میں پیدا کرنا ہیں۔ اب ہم اس بات کو لیتے ہیں۔ کہ جب خاتم کا لفظ جو ختم سے ہی مشتق ہے۔ کسی گروہ یا جمع کے صیغے کی طرف مضاف ہو۔ جیسے خاتم الاولیاء اور خاتم النبیین وغیرہ تو اس کے حقیقی معنی کیا ہوں گے۔ اس ضمن میں ایک امر بالکل واضح ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اس خطاب کے حامل میں یہ بات پائی جانی چاہیئے۔ کہ وہ اس گروہ کے کمال کے انتہائی نقطہ پر پہنچا ہوا یعنی خاتم الاولیاء کو خاتم الولایۃ بھی ہونا چاہیئے۔ جب خود اس کے اندر ولایت کے اوصاف بدرجہ اتم موجود ہوں گے۔ تبھی وہ طبعی طور پر دوسرے میں تاثیر کا ذریعہ بنے گا۔ اس اعتبار سے خاتم الاولیاء وہ ہوگا۔ کہ جو ولایت میں اس مقام پر پہنچا ہوا ہو۔ کہ خود اسکی تاثیر یعنی افاضۂ روحانیہ سے ولی پیدا ہو سکیں۔ اسی طرح خاتم النبیین کے لئے ضروری ہے۔ کہ پہلے وہ خاتم النبوت ہو یعنی نبوت کا وصف جو پہلے انبیاء کو حاصل تھا۔ خاتم النبیین میں اپنے انتہائی کمال پر پہنچا ہوا ہو۔ بلکہ وصف

نبوت میں تمام انبیاء کے مجموعی وصف سے بھی خاتم النبیین کا وصف بڑھا ہوا ہوتا مہر کی طرح دوسروں میں اپنی تاثیر پیدا کرنے کا طبعی تقاضا جسے افاضہ روحانیہ کا کمال کہتے ہیں اس سے صادر ہو سکے۔ یہی مقام ختم نبوت ہے اور اسی مقام کو قرآن مجید نے خاتم النبیین کے لقب میں بیان فرمایا ہے

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاتم النبیین کی تاثیر والی حیثیت کو جو مدنظر رکھ کر جو اس کے حقیقی معنے پر دلالت کرتی ہے۔ حقیقۃ الوحی میں فرمایا ہے۔

"آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی"

اس سے ظاہر ہے کہ خاتم النبیین کے وصف کے حقیقی معنی کے لحاظ سے حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ عظمت شان اقتدار اور جاہ و جلال حاصل ہے کہ جس میں کوئی نبی بھی شریک نہیں اور نہ آئندہ قیامت تک اس میں کوئی شریک ہو سکتا ہے

خاتمیت زمانی کی تشریح

اگر خاتم النبیین سے مراد محض آخری نبی لے جائیں جو مجازی معنی ہیں۔ پھر ان معنی میں بالذات کسی فضیلت کا کوئی پہلو نہ نکل سکے گا۔ یہ معنی مجازی ہونے کی وجہ سے حقیقی معنی کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتے اس لئے افضلیت کے معنی اس میں پیدا نہیں ہو سکتے۔ البتہ تاثیر نبوت یا افاضہ روحانیہ کے کمال کے ساتھ جو از روئے لغت خاتم النبیین کے حقیقی معنی ہیں آخری شارع نبی یا مستقل نبی کے معنی کے مطابق آخری کی بجائے لازم معنی کے طور پر جمع ہو سکتے ہیں۔ انہی معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت زمانی کے قائل ہیں۔ اور حضرت محی الدین ابن عربی رح بھی آپ کو آخری شارع اور مستقل نبی کے معنوں میں آخری نبی قرار دیتے ہیں۔ فتوحات مکیہ میں حدیث لانبی بعدی کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد اس سے یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی شریعت لانے والا نبی نہیں ہوگا۔ یہ معنی نہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ بلکہ آپ کی مراد یہ ہے کہ جب کوئی نبی پیدا ہوگا تو میری شریعت کے حکم کے ماتحت ہوگا۔

رسالہ الاکابر ختم النبوۃ فی القرآن اور مسک الختام فی ختم النبوۃ میں آخری نبی کو خاتم النبیین کے حقیقی معنی قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ معنی مفردات راغب کے بیان کے مطابق حقیقی معنی نہیں بلکہ مجازی معنی ہیں۔ مگر ان کے مصنف اپنے ان معنوں میں بھی قائم نہیں رہ سکے

اور ان معنوں کی بھی انہیں تاویل کرنا پڑی ہے۔ کیونکہ آخری نبی تو ان کے عقیدہ کے لحاظ سے امت محمدیہ کے مسیح موعود بھی ہیں۔ اگر آخری نبی خاتم النبیین کے حقیقی معنی قرار دئیے جائیں۔ تو مسیح موعود ختم نبوت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا شریک ہو جاتا ہے۔ اگر یہ تاویل کریں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آخری نبی پیدائش کے لحاظ سے ہیں۔ تو اس صورت میں بوجہ اس تاویل کے بھی ان معنی کو حقیقی معنی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ نیز اس طرح نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ادھورے خاتم النبیین بن جاتے ہیں۔ کیونکہ پیدائش کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آخری نبی ہوئے۔ تو بقا کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے عقیدہ کی رو سے آخری نبی قرار پاتے ہیں۔ بزرگانِ سلف نے بے شک خاتم النبیین کے معنی آخری نبی قرار دیئے ہیں۔ مگر انہوں نے صاف لکھا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آخری شارع اور مستقل نبی ہیں۔ چونکہ یہ معنی حقیقی معنوں کے ساتھ جمع ہو جاتے ہیں۔ اور حقیقی معنی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تمام انبیاء پر فضیلت تامہ کی وجہ اور علت ہیں۔ اور حقیقی معنی کا پایا جانا محال بھی نہیں۔ اس لئے آخری نبی یعنی آخری شارع اور مستقل نبی کے لازمی معنوں کے ساتھ آپ حقیقی معنوں میں بھی خاتم النبیین ہیں۔

آیت قرآنی من یطع اللّٰہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین اس بات پر شاہد ناطق ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے آپ کا امتی نبیوں۔ صدیقوں۔ شہداء اور صالحین کے کمالات پا سکتا ہے۔ امام راغب نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے۔ کہ اس آیت کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کرنے والوں کو درجہ اور ثواب میں پہلے انعام یافتہ لوگوں سے ملا دیا گیا ہے۔ اس امت کے نبی کو نبی سے ملا دیا گیا۔ اس امت کے صدیق کو صدیق سے اور شہید کو شہید سے اور صالح کو صالح سے (تفسیر بحر المحیط زیر آیت ہذا)

آیت والذین اٰمنوا باللّٰہ ورسلہ اولئک ھم الصدیقون والشھداء سے ظاہر ہے۔ کہ پہلے انبیاء پر ایمان لانے والے صدیق اور شہید بنے۔ اب اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی اور افاضہ روحانیہ کی تاثیر سے کوئی شخص مقام نبوت نہیں پا سکتا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور دیگر انبیاء میں افاضہ روحانیہ کی تاثیر کے لحاظ سے کوئی امتیاز

نہیں رہتا۔ پس جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حقیقی معنوں میں خاتم النبیین تسلیم نہ کیا جائے۔ آپ کا خاتم النبیین ہونا دیگر انبیائے کرام پر آپ کی فضیلت تامہ کی دلیل نہیں بن سکتا۔ حالانکہ از روئے حدیث نبوی آپ کا یہ مقام تمام انبیاء پر آپ کی فضیلت کی دلیل ہے۔

خلاصہ کلام

خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حقیقی معنوں میں خاتم النبیین اس زمانہ میں جماعت احمدیہ ہی تسلیم کرتی ہے۔ خاتم النبیین کے اور جتنے معنے بیان کئے جاتے ہیں۔ ان میں کوئی بھی حقیقی معنی نہیں۔ یا تو مجازی معنی ہیں۔ یا لازمی معنی۔ جماعت احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی معنوں میں خاتم النبیین یقین کرنے کے ساتھ تمام لوازم میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتی ہے۔

آپ کی اس پر معز تقریر کے بعد ۲۸ دسمبر کا پہلا اجلاس پونے ۱۲ بجے اختتام پذیر ہوا۔ ظہر اور عصر کی نمازوں کے وقفہ کے بعد دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔ حضور کے پر معارف خطاب کا خلاصہ قسط وار الفضل میں علیحدہ شائع کیا جا رہا ہے۔

جلسہ سالانہ پر مختلف علاقوں کے احباب کی طرف سے السلام علیکم اور درخواست دعا

(بقیہ صفحہ ۴)

۱۴ عبدالحی صاحب یادگیری — انڈیا
۱۵ مولوی رحمت علی صاحب مبلغ — میونسپال لائف
۱۶ محمد حسین پنشنر ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز
۱۷ - خواجہ عبدالقیوم صاحب — کوئٹہ
۱۸ - خواجہ مسعود احمد صاحب — لاہور
۱۹ - دوست محمد و کرم الٰہی صاحب — چہترا
۲۰ - عزیز الدین خانصاحب — حیدرآباد
۲۱ سڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب — کوہاٹ
۲۲ - سید اعجاز المبارک صاحب — کراچی
۲۳ - صاحبزادہ ہاشم صاحب — ایبٹ آباد
۲۴ - ملک عزیز احمد صاحب — لاہور
۲۵ مسعود احمد صاحب — قادیان
۲۶ - فیض احمد صاحب بھٹی - کنری سندھ
۲۷ - شاء اللہ صاحب - گجرات
۲۸ - بیگم مسعود رشید صاحبہ — لاہور
۲۹ - مکرم صوفی عبدالرحیم صاحب E آمیر پور خاص
۳۰ - سید مقبول احمد صاحب — پشاور
۳۱ - مکرم محمد الدین صاحب و مکرم محمد شریف صاحب — کنری سندھ
۳۲ - امین الرشید صاحب ہاشمی — کراچی
۳۳ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب — ربوہ
۳۴ کمال الدین صاحب — مدراس
۳۵ محمد یوسف صاحب — وزیر آباد
۳۶ شیخ نصیر احمد رشید و نور احمد — کراچی
۳۷ محمد عمر دادا — کراچی
۳۸ محمد اعظم — سکندرآباد
۳۹ ملک جلال الدین صاحب و ولد ملک امام الدین صاحب — کراچی
۴۰ قائد خدام الاحمدیہ — سکندرآباد
۴۱ - شیخ کریم بخش صاحب — کوئٹہ
۴۲ بشیر احمد صاحب نبوی — کراچی
۴۳ غلام حسین صاحب — ڈیرہ غازیخاں
۴۴ ملک محمد الٰہی صاحب ولد امام الدین صاحب — کراچی
۴۵ ملک امام الدین صاحب و گلاب دین صاحب — کراچی
۴۶ - عبیداللہ صاحب — ربوہ
۴۷ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب — گلگت
۴۸ محمود و سعدی صاحب — چٹاگانگ
۴۹ غلام محمد صاحب — چٹاگانگ
۵۰ مبارک شاہ صاحب — قادیان
۵۱ عنایت اللہ صاحب — بدین سندھ
۵۲ ملک بشیر احمد صاحب و محمد شفیع صاحب — بدین (سندھ)
۵۳ - بیگم اکبر علی صاحب مرحوم — گوجرانوالہ
۵۴ عبدالکریم صاحب — سیالکوٹ
۵۵ محمد افضل صاحب — راولپنڈی
۵۶ عبدالوہاب صاحب — کراچی
۵۷ فقیر اللہ صاحب — لاہور
۵۸ شمس الدین صاحب صراف — سیالکوٹ
۵۹ محمد سلیمان صاحب — ڈھاکہ
۶۰ سیدہ مہر آپا صاحبہ — ربوہ

دعائے مغفرت

(۱) میری والدہ صاحبہ پندرہ سولہ دسمبر کی درمیانی رات کوٹھی لال بیگ ضلع منٹگمری میں فوت ہو گئی ہیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ موصیہ تھیں۔ گاؤں میں چونکہ احمدی دوست جنازہ میں شریک ہو سکے احباب جنازہ غائب ادا فرمائیں اور مرحومہ کے بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔ — آیت الرحمٰن نئی انارکلی لاہور

(۲) ہماری جماعت کے ایک دوست محمد تقی ولد جمن قوم ارائیں ملچھ عمر پا کر فوت ہو گئے ہیں احباب دعائے مغفرت فرمائیں — محمد عبدالمجید پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کھمبی ضلع شیخوپورہ

برطانیہ کو بھی روس کی طرح اپنی پالیسی کی وضاحت کر دینی چاہیئے

لنڈن میں سکولوں کے طلبہ کے اجتماع سے بیگم شائستہ اکرام اللہ کا خطاب

لنڈن ۳ جنوری پاکستانی ہائی کمشنر متعینہ انگلستان کی بیگم شائستہ اکرام نے کہا ہے کہ برطانیہ کو موسم بہار میں مارشل بلگانن اور مسٹر خروشیف کے استقبال کی تیاریاں جاری رکھنا چاہئیں اور اسے اپنی پالیسی کا اعلان بالکل اسی وضاحت کے ساتھ کر دینا چاہئیے جیسے روسیوں نے کیا ہے۔

بیگم صاحبہ تعلیمی کونسل کے زیر اہتمام سکولوں کے دو ہزار طلبہ کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہی تھیں۔ آپ نے تخفیف اسلحہ کشمیر اور اشتراکیت کے خلاف آزاد دنیا کی جدوجہد کا ذکر بھی کیا۔ ایک طالب علم نے بیگم صاحبہ سے دریافت کیا کہ آیا روسی لیڈروں کے دورۂ برطانیہ کو ملتوی کر دیا جائے تاکہ ان کے دورہ بھارت کی وجہ سے جو مخالفانہ جذبات پیدا ہو چکے ہیں وہ دھیمے پڑ جائیں۔

بیگم صاحبہ نے کہا کہ اس کا فیصلہ کرنا حکومت برطانیہ کا کام ہے لیکن ایک تعلیمی کی حیثیت سے آپ نے رائے ظاہر کی کہ روسی لیڈروں کو یہاں آنے کا موقعہ دینا چاہئیے۔ اور انگلستان کو اپنے نقطۂ نظر کے مطابق حتمی موقف اختیار کرنا چاہیئے بیگم صاحبہ نے کہا اگر وہ مہمان نوازی کے اصولوں کو توڑیں تو میں یہ نہیں کہتی کہ ایسا ہی کریں۔ البتہ آپ ایک واضح موقف تو اختیار کر سکتے ہیں۔

یوم صفائی

مؤرخہ ۱۸/۱۲/۵۵ کو جماعت احمدیہ چہور ۱۱۷ کے جملہ انصار اور خدام نے صبح ۷ سے ۱۰ بجے تک صفائی یوم منایا۔ سب نے مل کر گاؤں کا ایک مین بازار صاف کیا۔ گھروں کے سامنے گندے پانی کے لئے چھوٹے چھوٹے گڑھے کھود دیئے گئے۔ عام گڑھوں کو مٹی سے پُر کیا گیا بازار کو ہموار کیا گیا۔ جتنا کیچڑ تھا اس پر مٹی ڈالی گئی۔ جماعت کے بزرگ اور نوجوان کام پر لگے رہے

محمد ابراہیم شاد سیکرٹری جماعت احمدیہ چہور ۱۱۷ چک ضلع شیخوپورہ

درخواستہائے دعا

(۱) امسال میں اور میرے چند احمدی دوست نارمل لالہ موسیٰ اور چنیوٹ سے جے وی کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ہماری نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار لطیف احمد عارف تہال

(۲) والدہ محترمہ اہلیہ مولوی سلیم اللہ صاحب آف اوکاڑہ بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ بشیر احمد آر۔ پی۔ اے۔ الف کراچی

(۳) خاکسار ۵ ماہ سے شدید چوٹوں کی وجہ سے بیمار ہے گو کسی حد تک آرام ہے۔ لیکن ابھی پاؤں میں سخت درد ہے اور چلنے پھرنے سے معذور ہوں۔ احباب میری صحت کے لئے دعا فرمائیں (مستری) اللہ دتا ساکن کرتو ضلع شیخوپورہ

(۴) میری بڑی ہمشیرہ امۃ الرحمٰن رقیہ صاحبہ اہلیہ قریشی عبدالوحید صاحب سخت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین امۃ الرشید راشدہ بنت محمد یامین صاحب تاجر کتب ربوہ

(۵) میں آجکل کچھ مشکلات میں مبتلا ہوں۔ احباب سے دعا کے لئے عرض ہے نیز میرے لڑکے نے میٹرک کا امتحان دینا ہے اس کی کامیابی کیلئے بھی دعا فرمائیں۔ مرزا اکبر بیگ پتوکی

(۶) پسرم عزیزم سید ناصر احمد شاہ سلمہٗ سب لفٹننٹ رائل پاکستان نیوی لیجز میں ٹریننگ کیلئے ۶ جنوری ۱۹۵۶ء کو بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان جا رہا ہے۔ احباب عزیز کی بخیریت روانگی اور کامران واپسی کے لئے دعا فرمائیں۔ (سید ظہور احمد شاہ اسسٹنٹ پروننیر)

ولادت

(۱) خاکسار کے بھائی مکرم محمد اسحٰق صاحب والد محمد الدین صاحب مقیم نواب شاہ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۴ دسمبر ۱۹۵۵ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد یوسف مقیم نواب شاہ)

(۲) میرے بھائی راجہ محمد یوسف صاحب کے ہاں مؤرخہ ۹/۱۱/۵۵ کو تیسرا لڑکا تولد ہوا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، درازیٔ عمر والا اور خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ (سلطانہ عزیز ربوہ)

امسال حج بیت اللہ کا عزم رکھنے والے توجہ فرمائیں

جماعت احمدیہ میں سے امسال حج بیت اللہ کا عزم رکھنے والے احباب اپنے ناموں اور مکمل پتوں سے دفتر تحریک حج مجلس خدام الاحمدیہ کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں تاکہ احباب کو باہمی طور پر دفتر ہذا کی طرف متعارف کرا دیا جائے اور جہاں تک ممکن ہو اس سلسلہ میں مکمل معلومات بہم پہنچائی جا سکیں

مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اذکروا موتٰکم بالخیر

(۱) میاں غلام حسین صاحب ایس۔ ڈی۔ او جن کی وفات مؤرخہ ۸/۱۲/۵۵ کو پشاور میں ہوئی ہے۔ میرے نہایت مہربان استاد میاں محمد یوسف صاحب اپیل نویس مردان کے فرزند اکبر تھے۔ میاں محمد یوسف صاحب (جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب اعجاز احمدی میں کیا ہے) کا اصل وطن ضلع امرتسر ہے۔ مجھے احمدیت کی نعمت ۱۹۱۰ء میں صرف ایک دن میاں محمد یوسف صاحب کی مختصر مجلس میں بیٹھ کر نصیب ہوئی۔ جس سے پیشتر مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کبھی غور کرنے کی طرف توجہ نہیں ہوئی تھی۔ میری بیعت کرنے کے بعد میاں غلام حسین صاحب مرحوم کا تعلق مجھ سے سگے بھائیوں جیسا رہا۔ آپ جب کبھی قادیان آتے تو مجھے ملے بغیر نہ جاتے۔ اور اسی طرح جب کبھی آپ ربوہ تشریف لائے مجھے ضرور مل کر ہی واپس گئے اسی طرح آپ کے والد اور میرے استاد میاں محمد یوسف صاحب کا تعلق رہا ہے۔ پچھلے سال جب آپ جلسہ پر تشریف لائے تو تلاش کر کے مجھے ملے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے اور خاص طور پر اپنے رحم اور فضل سے ان کے والد میاں محمد یوسف صاحب کو صبر کی توفیق دے۔ کیونکہ یہ آپ کا چوتھا بیٹا ہے۔ جو آپ کی پیرانہ سالہ زندگی میں داغ مفارقت دے گیا۔ اس سے پیشتر تین جوان بیٹے دنیا سے گذر گئے

(خاکسار جمعدار فضل الدین اوورسیر از ربوہ)

(۲) حاجی باز خاں صاحب مرحوم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور موصی تھے۔ قریباً ایک صد پندرہ سال عمر پا کر وفات پا گئے۔ جنازہ نورنگ ضلع گجرات سے مؤرخہ ۲۴/۱۲/۵۵ کو ربوہ لایا گیا۔ اور بہشتی مقبرہ میں صحابہ کے قطعہ خاص میں دفن کئے گئے۔ مرحوم اپنے پیچھے تین لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑ گئے ہیں۔ ایک لڑکے ڈاکٹر میجر محمد خاں صاحب ہیں جو عدن میں کام کرتے ہیں۔ دوسرا لڑکا درویش احمد خاں قادیان میں رہے

مرحوم صوم صلوٰۃ کے پابند تھے اور آخر دم تک آپ نماز جمعہ اور نماز پنجگانہ مسجد میں ہی ادا کرتے رہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کے لئے خاص طور پر ترقی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

حکیم محمد عبدالعزیز سابق چیف انسپکٹر بیت المال ربوہ ضلع جھنگ

گمشدہ بستر

مؤرخہ ۳۰/۱۲/۵۵ صبح ۴ بجے کراؤن بس اڈا ربوہ بس نمبر ۳۱۲۳ میں خاکسار سوار ہوا۔ اور اپنا بستر کلینر کی معرفت چھت پر رکھوایا۔ ہمارے ساتھ گوجرانوالہ کے تین آدمی اسی بس پر غلطی سے سوار ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد ان کو علم ہوا کہ گاڑی لاہور جا رہی ہے۔ تب وہ اتر پڑے اور کلینر سے سامان اتروایا جس میں ہمارا بستر غلطی سے کلینر نے اتار دیا۔ ہمیں لاہور پہنچ کر علم ہوا کہ بستر یہاں نہیں پہنچا۔ غالباً وہ گوجرانوالہ کے دوست غلطی سے لے گئے ہوں گے۔ اگر کسی دوست کو علم ہو تو مہربانی کر کے مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرمائیں۔

عبدالرشید بٹ وکیپی بیٹر چونڈہ ضلع سیالکوٹ

دعائے مغفرت

مریم صاحبہ زوجہ میر الٰہی بخش صاحب مرحوم ساکن شیخ پور ضلع گجرات ۴ جولائی ۱۹۵۵ء کو کوئٹہ میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۵ء کو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ دعائے مغفرت فرمائیں۔ حمید اللہ برج

مغربی پاکستان میں شدید سردی کی لہر

مری۔ پشاور اور ڈیرہ اسمٰعیل کی پہاڑیوں پر برف باری

لاہور ۴ جنوری۔ صوبہ کے مختلف مقامات سے آمدہ اطلاعات کے مطابق مغربی پاکستان کا سارا علاقہ شدید سردی کی لپیٹ میں ہے۔ مری میں گذشتہ شب دو فٹ برف پڑنے کے بعد ڈیڑھ انچ بارش ہوئی پشاور اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی پہاڑیوں پر برف پڑنے کی اطلاعات بھی ملی ہیں

مغربی پاکستان کے بعض مقامات پر گذشتہ ۲۴ گھنٹوں سے برابر بارش ہو رہی ہے۔ راولپنڈی میں گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں ڈیڑھ انچ پانی برسا۔ صوبہ بھر میں درجہ حرارت ۱۲ سے ۱۵ درجہ تک گر گیا ہے۔ کراچی کے درجہ حرارت میں ۱۱ درجے کی کمی ہوئی ہے سارے مغربی پاکستان میں سردی بڑھ گئی ہے اور بعض مقامات پر کچھ افراد کے نمونیہ سے ہلاک ہونے کی اطلاعات بھی ملی ہیں

کل سارا دن لائلپور میں مطلع ابر آلود رہا۔ وقتاً فوقتاً بوندا باندی ہوئی۔ درجہ حرارت اوسطاً ۵۶ رہا۔ ٹریفک اور کاروبار کی چہل پہل مفقود ہوگئی۔ لائلپور کے گردونواح سے بھی بارش کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ زراعت سے تعلق رکھنے والوں کا کہنا ہے کہ فصل ربیع کے لئے بارش کافی سودمند ہے دریاؤں میں پانی کی سطح اس ماہ گر گئی تھی جس سے نہروں میں ایک ماہ کے لئے پانی بند کر دیا گیا تھا۔ اگر بارش بروقت نہ ہوتی تو گندم کی پیداوار کا متاثر ہونا لازمی تھا۔

وزیر اعلیٰ نے کمشنر لاہور ڈویژن کو معطل کر دیا

لاہور ۴ جنوری مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خانصاحب نے کل کمشنر لاہور ڈویژن مسٹر عطا محمد خان لغاری سی ایس پی کو نظم و ضبط کی خلاف ورزی کے الزام میں معطل کر دیا ہے اور انہیں ایک ہفتہ کے اندر اندر صفائی پیش کرنے کا حکم دیا ہے

قابل اعتماد ذرائع کی اطلاع کے مطابق وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان کے اس اقدام کا پس منظر یہ ہے۔ کرچی لو آر کالونی میں مسٹر اے اے خاں کنزرویٹر آف فارسٹس کو اپنے رہائشی مکان سے بیدخلی کا حکم دیا گیا تھا۔ اس پر مسٹر خان نے کمشنر لاہور ڈویژن مسٹر عطا محمد خاں لغاری تک رسائی کی اور کمشنر لاہور ڈویژن نے بے دخلی کا حکم واپس لینے کا حکم دے دیا۔

آج جب یہ حکم وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خان صاحب کے نوٹس میں لایا گیا۔ تو انہوں نے اسے نظم و ضبط کی خلاف ورزی قرار دیا اور ان کی معطلی کا حکم صادر کر دیا۔ لاہور کے ڈپٹی کمشنر شہزادہ عالمگیر نے کل قائم مقام کمشنر کی حیثیت سے چارج سنبھال لیا ہے۔ مسٹر عطا محمد لغاری محکمہ مواصلات کے بھی سیکرٹری تھے چنانچہ بحالیات کے سیکرٹری مسٹر ایم مسعود کو مواصلات کے سیکرٹری کا چارج لینے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔

روس نے سوڈان کو تسلیم کر لیا

ماسکو ۴ جنوری۔ روس نے سوڈان کی آزادی تسلیم کر لی ہے۔ کل مارشل بلگانن نے وزیر اعظم سوڈان مسٹر اسمٰعیل الازہری کے نام ایک پیغام تہنیت میں اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ روس اور سوڈان کے باہمی تعلقات سفارت استوار کئے جائیں۔

دہلی ۴ دہلی وزارت بحالیات و آبادکاری کے ایک اعلان میں اس امر کی وضاحت کی گئی ہے کہ ۳۱ مارچ ۱۹۵۶ء کے بعد متروکہ املاک کے دعاوی داخل کرنے کی میعاد نہیں بڑھائی جائے گی۔

تلاش گمشدہ

کل ۳-۱-۵۶ کو میری جیب سے کچھ روپے گر گئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ملیں تو مہربانی فرما کر مجھے پہنچا دیں۔ شکریہ
محمد سعید مکان D ۲۹۸
متصل دفتر اخبار الفضل ربوہ

فضل الحق وزیر اعلیٰ نہیں بنیں گے

ڈھاکہ ۴ جنوری۔ مشرقی بنگال کے وزارتی ذرائع نے کلکتہ کے ایک روزنامہ کی اس خبر کی تردید کی ہے کہ وزیر داخلہ مسٹر اے کے فضل الحق مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ بنا دیے جائیں گے۔ ان ذرائع نے اس اطلاع کی بھی تردید کر دی ہے کہ یہ تبدیلی متحدہ محاذ میں بعض اختلافات کی بنا پر متوقع انتشار کو دور کرنے کے لئے کی جا رہی ہے

راجہ غضنفر علی خاں لاہور میں

لاہور ۴ جنوری ہندوستان میں پاکستان کے ہائی کمشنر راجہ غضنفر علی خاں کل شام یہاں پہنچے ہیں۔ راجہ غضنفر علی خاں وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خانصاحب سے ملاقات کریں گے اور ان سے مغربی پاکستان اور ہندوستان کے باہمی مفاد کے معاملات پر تبادلہ خیالات کریں گے۔ آپ ۸ جنوری تک لاہور میں قیام کریں گے۔

مغربی پاکستان میں خاص افسروں کا تقرر

کراچی ۳ جنوری۔ حکومت پاکستان نے مغربی پاکستان کے سات مقامات پر خاص افسر مقرر کر دیئے ہیں۔ جو ہندوستان میں متروکہ املاک کے دعاوی رجسٹر کرانے والے مہاجرین کو یہ بتائیں گے کہ دعاوی کے فارم اور شیڈول کس طرح پر کئے جائیں۔ یہ افسر کراچی لاہور۔ پشاور۔ راولپنڈی۔ لائلپور۔ ملتان اور حیدر آباد میں مقرر کئے گئے ہیں (ا پ)

دیہی امداد کے پروگرام میں توسیع کیلئے ۲۲ لاکھ روپے کی امداد

حکومت پاکستان اور فورڈ فاؤنڈیشن میں معاہدہ

کراچی ۴ جنوری حکومت پاکستان نے ملک میں دیہی امداد کے پروگرام کی توسیع و ترقی کے لئے ۲۲ لاکھ ۳۳ ہزار ۲۵۵ روپے کی رقم خرچ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس پروگرام کے مطابق دیہی امدادی مراکز کے اساتذہ کی تنخواہوں اور طلبہ کے وظیفوں میں اضافہ کے علاوہ تربیتی ادارہ میں توسیع کی جائے۔

ساڑھے بائیس لاکھ روپے سے زائد کی یہ رقم امریکہ کی فورڈ فاؤنڈیشن کی امدادی رقم کا فاضل حصہ ہے۔ یاد رہے کچھ عرصہ پیشتر فورڈ فاؤنڈیشن نے حکومت پاکستان کو دیہی تربیتی مراکز کی عمارات لیبارٹریز ہوسٹلوں اور عملہ کے کوارٹروں وغیرہ کی تعمیر کے لئے گرانٹ دی تھی۔ یہ رقم اس گرانٹ میں سے باقی بچی ہے۔ کل فورڈ فاؤنڈیشن اور حکومت پاکستان کے مابین ایک معاہدے پر دستخط بھی ہو گئے ہیں۔ یہ فاضل رقم تربیتی مراکز کی عمارات میں توسیع۔ انسٹرکٹروں کی تنخواہوں۔ اور تربیت پانے والوں کے وظائف میں اضافہ اور دیہی امدادی پروگرام کے متعلق کانفرنسیں اور مجالس مذاکرہ منعقد کرانے پر صرف کی جائے گی۔ پروگرام کے مطابق مغربی پاکستان میں دیہی امداد کے تین مراکز واقع لالہ موسیٰ۔ لائلپور و پشاور میں طلباء کی تعداد دگنی کرائی جائے گی۔ مشرقی بنگال میں موجودہ تربیتی مراکز کی گنجائش دوگنا کرنے کے علاوہ ایک نیا مرکز اس سال اور ایک آئندہ سال قائم کیا جائے گا۔

ہندوستان کی ہٹ دھرمی پر اظہار افسوس

تہران ۳ جنوری ایران کے صوبہ کاشان میں آباد کشمیریوں نے ایک قرارداد میں مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں پر جبر و تشدد اور مسئلہ کشمیر کے متعلق ہندوستان کی ہٹ دھرمی پر سخت غم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔ ان لوگوں نے ایک قرارداد میں ہندوستانی لیڈروں سے مطالبہ کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر سے ہندوستانی فوجوں کو فوراً واپس بلایا جائے اور اس علاقہ کے لوگوں کو حق خود اختیاری بروئے کار لانے کا موقع دیا جائے۔